

حلاق شوارب مسئلہ

کتب شریف

العمرزادہ سیفی الرحمن

میرزا علی

حمدہ مسٹر محمد علی احمدی

ڈاکٹر محمد علی احمدی

بنام

اردو ترجمہ

مسئلہ حلقہ سبان

یعنی

شوالوار کوخنوں سے اور پر کھنگ کا مسئلہ

تالیف حضرت مفتی احمد الدین توکیر وی سیفی

ناشر ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلیکیشنز

آستان عالیہ راوی ریان شریف لاہور 0321-8401546

مسئلہ حلق الشوارب (لبیں موئڈنا)

محبوب بحاح، مجدد دراں، سرفراز مقام صدیقیت و عبادیت

حضرت اخند ذا وہ سیف الرحمن مبارک

پیرارضی و خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کا مکتب شریف

بنام

سراج السالکین شیخ العلما و اتقیا

حضرت میاں محمد سیفی حقیقی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ۔ ڈاکٹر نور زنہب سیفی

جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مسئلہ جڑ عالاسباب

یعنی

شلوار کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا مسئلہ

تألیف

حضرت مفتی احمد لہٰہین توکری سیفی

ناشر: مکتبہ محمدیہ سیفیہ حسین نادون راوی ریان شریف لاہور

marfat.com

Marfat.com

بِظَلِيلِ الْجَنَاحِيَّتِ

محبوب سیاح مجدد دوران قیوم زماں امام خراسان
حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیرارچی
مبارک دامت برکاتہم العالیہ
زیب آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ
ہروردیہ چشتیہ قادریہ فقیر آپا شریف بندر وڈلا ہور

بِظَلِيلِ الْجَنَاحِيَّتِ

مخروم اہلسنت عاشق ماہ رسالت
شیخ العلماء والاتقیاء
حضرت میاں محمد سیفی خنی ماتریدی
دامت برکاتہم العالیہ
زیب آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ
حسین ٹاؤن راوی ریان شریف لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب۔ مسئلہ حق القوارب و مسئلہ جزا الاسباب

اشاعت: جون 2008ء

طبعات: صوفی علام مرتضی سعفی

محاوون طباعت: صوفی فیاض احمد محمدی سعفی

ناشر: مکتبہ محمدیہ سعفیہ راوی ریان شریف

رد پے 24 ہے۔

ملنے کے پتے

مکتبہ سعفیہ آستانہ عالیہ سعفیہ نقشبندیہ مجددیہ فقیر آباد (لکھوڑہ بند روڈ لاہور)

مکتبہ محمدیہ سعفیہ راوی ریان شریف

آستانہ نو گیردیہ سعفیہ محل نشان پارک بھوکھیاں رائے غذلاہور

آستانہ عالیہ عابدیہ سعفیہ نادر آباد لاہور کینٹ

آستانہ عالیہ گزاریہ سعفیہ چوگلی امر سدھولاہور

marfat.com

Marfat.com

مسئلہ حلق الشوارب (لبییں مونڈنا)

مکتب شریف

محبوب بسحاب، مجید دوروں، سرفراز مقام صدقیت و عبدیت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک

پیر ارجمند خراسانی دامت برکاتہم العالیہ

بنام

سراج السالکین شیخ العلماء والقیا

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ:- ڈاکٹر تنور یزدی نسب سیفی

جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیٹ

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ حلق شوارب (لب مونڈنا)

کسی سالک نے یہ مسئلہ (یعنی لب کو مونڈنا) پر طریقت را ہیر شریعت شیخ الشیوخ حضرت میاں محمد خنی سینی ماتریدی کو خط لکھا کہ لب مونڈنا منوع اور بدعت ہے لہذا اسے ترک کرنا چاہیے) اسے بدعت اور منوع قرار دیا اور رسید دو حوالے چیز کیے۔

نمبر۱: لیس منامن حلق الشارب (الحدیث) وہ ہم سے نہیں جو لب مونڈے (غنية الطالبين ص ۲۳۴ مطبوعہ مصر)

نمبر۲: والسنۃ تقصیر الشارب فحلقه بدعة۔ لبوں کا پست کرناسن اور سنہ ۲۲۷ بدعت ہے (روح البیان ص ۲۲۷)

مجد عصر ۱۳۲۲ھق، قوم زمان فقیر العصر شیخ الشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن جیراری خراسانی رامت برکاتہم العالیہ کی جناب میں پیش کیا تو آپ نے درج ذیل افتادہ صادر فرمایا۔

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله
وصحبه وسلم

عزم حضرت میاں محمد خنی سینی ساکن راوی ریان لاہور

اسلام علیکم و علی من لدیکم السلام علی من اتبع الهدی
علی عبادۃ الذین اصطفی

مسئلہ اول:

غیتہ الطالبین متوفیہ ۱۲ کا جو حوالہ درج ہے انگلی ولایت و بزرگی مسلم ہے لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اپنے مذهب کے ثقہ ہیں ۱۷۴ق ھ میں ان کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن ہم امام الائمه امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو فی کے مقلد ہیں۔

منقول ہے کہ مقلد کیلئے اپنے امام کا قول ہی جھٹ ہوتا ہے ہم مقلدین کیلئے دوسرے امام کے قول پر بلا ضرورت عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اس کے متعلق ابن عابدین شافعی تحریر فرماتے ہیں۔

فاما المقلد فانما ولاية حکمر بمذهب ابی حنفیة فلا يملك
المخالفۃ فیكون معزولاً بالنسبة الى ذلك الحکمر (رد المحتار ص ۳۲۷
ج ۳) (جدید ایڈیشن ص ۳۵۸ ج ۵) مقلد کو قاضی صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے امام ابوحنیفہ کے مذهب کے مطابق فیصلہ کرے آپ کے مذهب کی وہ مخالفت نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو وہ اس فیصلہ میں معزول ہو گا۔

علامہ ابن حبیم مصری جنکا لقب ٹالی ابوحنیفہ ہے شرح کنز الدقائق کتاب المفقود میں رقمراز ہیں والعجب من المشائخ المشائخ کیف یختارون خلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنفیه (بح الرائق ص ۱۶۵ ج ۵) ان مشائخ پر تعجب ہے ظاہر مذهب کے خلاف اختیار کرتے

ہیں (فتویٰ دیتے ہیں) جبکہ ابوحنیفہ کے مقلدین کے لیے صرف آپ کی ہی اتناع لازم ہے نہ کہ کسی دوسرے مذہب کی۔ (انفع المسائل فی متفرقات المسائل ص ۲۳۲ صد سائل قاری)

حصہ دوم:

کہ روح البیان میں ہے لبوں کا تراشناست اور موئڈ نابدعت ہے روح البیان کے مصنف علوم ظاہری و باطنی کے جامع اور جمیع علوم کے فتح مولانا الشیخ اسماعیل حقی بروسوی قدسۃ الرحمۃ ہیں روم میں پیدا ہوئے اور سن وفات ۷۷۷ھ ق ہے۔

یہ حضرت نبی طبقہ مجتهدین فی شرع سے ہیں نہ قبی طبقہ مجتهدین المذهب، نبی محمد فی المسائل نہ اصحاب تخریج، نہ اصحاب ترجیح اور نہ مفتی فی المذهب ہیں۔

وقد استقر رانی الاصولیین ان المفتی هو المجتهد (در المختار ص ۱۵۱ ج ۱) اور جدید مطبوعہ ص ۶۹ ج ۱)۔

دوسرے مقام پر علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں

لَا يَدِلُّ لِلْمُفْتَنِ أَنْ يَعْلَمُ حَالَ مَنْ يَنْتَهِي بِهِ تَوْلِيهِ وَلَا يَكْفِيهِ مَعْرِفَتُهُ بِأَسْمَاءِ وَرَسْبَهِ بِلَّا يَدِلُّ مَنْ مَعْرِفَتُهُ فِي الْرِّوَايَةِ وَدَرْجَتُهُ فِي الدِّرَايَةِ وَطَبْقَتُهُ مِنْ طَبَقَاتِ الْفُقَهَاءِ لِيَكُونَ عَلَى بَصِيرَةٍ بَيْنَ الْفَانِلِيْنَ الْمُتَخَالِفِيْنَ فَدَرْدَةٌ كَافِيَّةٌ فِي التَّرْجِيعِ بَيْنَ الْفَوْلَيْنَ الْمُتَعَارِضِيْنَ (در المختار ص ۱۵۱ ج ۱ جدید مطبوعہ ص ۷۷ ج ۱)

مفتی کیلئے ضروری ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کس کے قول پر فتویٰ دے رہا ہے صرف اسکے نام و نسب سے واقفیت کافی نہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہو کہ روایت اور درایت (عقل و فہم)

میں وہ کون سے درجہ میں ہے اور طبقات میں سے وہ کون سے طبقے سے تعلق رکھتا ہے ؟
کہ دو مخالف اقوال کے درمیان امتیاز کر سکے اور دو متعارض اقوال کے مابین ایک قول
کو ترجیح دینے میں قدرت کامل رکھتا ہو۔

پھر اسکے بعد متصل ہی ابن عابدین نے طبقات فقہاء بیان کیے ہیں کہ وہ سات ہیں۔

نمبرا - الادلی طبقة المجتهدین فی الشرع کالانہ الاربع
شریعت میں مجحدین جیسے ائمہ اربعہ (امام ابو حیفہ، مالک بن انس، محمد بن اوریس
شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرہم

نمبر ۲ - الثنایہ طبقة المجتهدین فی المذهب کابی یوسف و
محمد سائر اصحاب ابی حنیفة القادرین علی استخراج
الاحکام من الادلة علی مقتضی القواعد۔ مذهب کے مجتهدین جو
احکام شرعیہ کو دلائل شرعیہ سے استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان قواعد کے مطابق
جو ائمہ امام نے احکام کے متعلق مقرر کئے ہیں اگرچہ فردی مسائل میں اپنے امام کی
مخالفت بھی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن
زیاد وغیرہم۔

الثالث نمبر ۳ طبقة المحدثین فی المسائل التي لا نص فی عن صاحب المذهب۔ ان مسائل
کو حل کرنے والے جو اپنے امام سے منصوص نہیں جیسے امام ابو جعفر، خصاف، ابو الحسن
کرخی، شمس الدائمہ سرخسی اور قاضی خان وغیرہم جیسے الرابعة نمبر ۴ طبقة اصحاب التحریج من
المقلدین۔ مقلدین میں سے جو بھل اور سمجھم مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ابو بکر رازی،
کرخی وغیرہم

نمبر ۵- الخامسة طبقة أصحاب الترجيح من المقلدين وہ طبق جو بعض سائل اور بعض اقوال کو دوسرے بعض پر ترجیح دے سکے۔ ابو الحسن قدوری صاحب ہدایہ علی بن برہان وغینانی وغیرہماجیسے وہ کہتے ہیں مذکا اولیٰ مذکا اصح روایت مذکا اوفق للناس۔

نمبر ۶- السادسة طبقة المقلدين الفادرين على التمييز بين الأقوى والتفوى وظاهر الرواية والنادر مقلدين فتها، كاوه طبقة جو صحّح، ضعيف، توى، أقوى، ظاهر الرواية اور نادر کے درمیان فرق کر سکے۔ جیسے صاحب کنز، صاحب در محوار، صاحب وقاریہ وغيرهم

ثانية.- السابعة طبقة المقلدين لا يقدرون على ما ذكر
ولا يفرقون بين الغث والسمين
مقلدين كا طبقه جو ذکوره بالا امور میں نہ ہو صرف آوال کا ناقل ہو (رد المحتارص ۷۷ ن
ا جدید مطبوع)

علماء سید احمد طھاوی حنفی جو کہ طبقات محدثین سے تعلق رکھتے ہیں وہ درمختار کی شرح
میں رقطراز ہیں ”وَقَعَ فِي بَعْضِ الْعَبَارَاتِ التَّعْبِيرُ بِالْفَصْرِ وَفِي بَعْضِهَا
التَّعْبِيرُ بِالْحَلْقِ فِي الْهِنْدِيَّةِ ذِكْرُ الطَّھاوِيِّ فِي شَرْحِ الْأَنَادَارَانِ فَصَرَّ
الشَّادِبُ حَسْنٌ وَتَقْسِيرُهُ أَنْ يُوْخَذَ مِنْهُ حَنْفَى بِنْ قَصْرِ الْأَطَارِ وَهُوَ
الْبَطْرُفُ الْأَعْلَى مِنْ الشَّفَةِ الْعُلْيَا قَالَ وَالْحَلْقُ سَنَةٌ وَهُوَ أَحْسَنُ مِنْ
الْفَصْرِ هَذَا قَوْلُهُ دِرْحَمُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَصَاحِبِهِ وَكَذَا فِي الْمُجَبِطِ
الرَّحْمَى وَعِبَادَةُ الْمُجَبِطِ وَالْحَلْقُ الشَّادِبُ بِدَعَةٍ وَالسَّنَةُ فِيهِ الْفَصْرِ

صح حلقة سنة نسبہ الی ابی حنفۃ و صاحبیہ (طحاوی علی در المخالص
ج ۲۰۳)

بعض عبارات میں لبوں کی تراشنا کو قص سے تعبیر کیا ہے اور بعض میں حق (موذنے) سے تعبیر کیا گیا ہے فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ لبوں کے بالوں میں قص کرنا حسن ہے اور اسکی تفسیر کہ اوپر والے ہونٹ کے اوپر والے بالوں کو اتنا باریک اور کم کیا جائے کہ چڑا نظر آئے اور ان کا موذننا سنت ہے اور یہ تراشنا سے احسن ہے یہ امام ابوحنفہ اور صاحبین (ابو یوسف، امام محمد) تینوں آئندہ کا قول ہے اور اسی محیط سرخی میں ہے اور مجتبی کی عبارت ہے لبوں کا موذننا بدعت ہے اور قص سنت ہے لیکن حق (موذنے) کا سنت ہونا صحیح ہے یہ قول امام صاحب اور صاحبین کی طرف منسوب ہے۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ شرح معانی کی عبارت اور احادیث کے الفاظ پہلے لفظ کر دیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا)

نمبر ۱ - دو اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ رسول ﷺ نے قرمایلاً احفو الشوارب واعفو اللحری کہ لبوں میں احفاء نہ (جزوں سے) (اکھیزنا) کرو اور راذیوں کو بڑھاؤ۔

نمبر ۲ - حضرت انس کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے "ولا ت شبہوا بالیهود" اور یہود سے مشابحت نہ کرو۔

نمبر ۳ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جزء الشوارب وار خوا واعفو اللحری" (مسلم ج ۲۹)

لبوں کو پست کرو اور داڑھیوں میں نری کر دیا فرمایا اگر بڑھاؤ۔ (شرح معانی الآثار من
ج ۲ ص ۱۳۳-۱۳۴)

نمبر ۴ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "الغطرة
خمس المختنان ولا تستحداد وفص الشارد تقليل الاطفار وتنف
الابط" (متفق علیہ بخاری ص ۵۸۷ ج ۲ و مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) پانچ چیزوں فطرت سے
ہیں ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال موٹانا، لب کا تراشنا، ناخن کائیں اور بغل کے بال نوچنے
نمبر ۵ - ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ دس
چیزوں فطرت سے ہیں

فص الشارد واعفاء اللحة والسواك واستنشاق الماء وفص الاطفار
وغسل البرداجمر وتنف الابط وحلق العانة وانتفاص الماء قال
ذکر پا قال مصعب ونسیت العاشرة الا ان تكون المرضضة (مسلم
ص ۱۲۹ ج ۱)

لب تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ٹاک صاف کرنا، ناخن کائیں،
شرمگاہ کا دھونا، بغل کے بال نوچنے، شرمگاہ کے بال موٹنے اور استخیاء کرنا ذکر یا بن
ابی زائدہ مصعب سے بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا ممکن ہے کہ کلی کرنا ہوا ہی
حدیث کو امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (ذکورہ بالاحوالہ)

حافظ الحدیث شیخ ابن حجر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

اما الفص فهو الذي في اكثربالاحاديث كما هما وفي حدیث
عائشہ و انس كذا لك كلاما عند مسلم وكذا حدیث حنظلة

عن ابن عمر في أولى الباب وردد الخير بلفظ الحلق وهي رواية
 النسائي عن محمد بن عبد الله بن يزيد عن سفيان بن عيينة
 بسنده هذا الباب رواه جمود اصحاب عيينة بلفظ الفص وكذا ساندر
 روايات عن شيخه الذهري ووقع عند النسائي من طريق سعيد
 المقبرى عن بن هريرة بلفظ تقصير الشارب نعم وقع الابعا
 يشير إلى رواية الحلق محفوظة ك الحديث العلامة بن عبد
 الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة عند مسلم بلفظ "جزدوا
 الشوارب وحدث ابن عمر المذكور في الباب الذي يليه بلفظ
 أحفوا الشوارب وفي الباب الذي يليه بلفظ وانهكوا الشوارب لفظ قص
 أكثر أحاديث میں مروی ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے امام مسلم کی دو روایات حضرت
 عائشہ اور انس میں بھی قص مذکور ہے اس باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر کی روایت
 میں بھی قص ہے اور امام نسائی نے حلق (موئذنا) کی روایت اپنی سند سے ابن عینہ سے
 بیان کی ہے وہ سند باب کی ابتداء میں مذکور ہے محمد بن عبد الله بن يزيد کے علاوہ دیگر
 اصحاب جمہور اصحاب ابن عینہ نے قص ذکر کیا ہے اور اسکے شیخ امام زہری سے جو
 روایات ہیں ان میں بھی قص ہی مذکور ہے اور جو اس سے معلوم ہوا کہ حلق کی روایت
 محفوظ ہے علاء بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جو الفاظ نقل کئے جیں
 جزدوا الشوارب اور باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ احنون
 الشوارب اور آئندہ باب میں آرہا ہے اس میں ہے "انهكوا الشوارب" "احنون"
 انہاک (قصیر، حلق) ان تمام الفاظ کا مفہوم بنائے ہے اور دالے لب پر اگئے دالے بالوں
 کے ازالہ میں خوب مبالغہ کرے (فتح الباری ص ۲۸۵ ج ۱۰)

ماعلیٰ قاری خنی فرماتے ہیں

الشارب کہتے ہیں اور پوالے ہونٹ پر اگنے والے بالوں کی الشارب الشحر
الثابت علی طرف الشفۃ العلیا۔ اور نسائی کی روایت میں حلق الشارب اور تقصیر
الشارب ہے امام نوری نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ لب کے بالوں کو اتنا تراشا جانے کہ
اس کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور احفو کا معنی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے
بالوں کو دور کر دیا جائے۔

قطبی کہتے ہیں قص الشارب ان يأخذ ماطال علی الشفۃ بحیث لا
يؤذی الاکل ولا يجتمع فيه الوسخ کہ قص الشارب کا معنی ہے کہ لب سے
لمبے ہونے والے بالوں کو کاش دیا جائے تا کہ کھانے والے کو اذیت نہ دے اور نہ اس
میں میل کچیل جمع ہو اور کہا کہ احفاء کا معنی بھی یہی ہے جزوں سے ختم کرنا نہیں یہ امام
مالک کا مذهب ہے وذهب الكوفيون ای بعضہمہ الری انه الاستصال
کوفیون کا مذهب استصال (جزوں سے ختم کرنا) ہے تمام کوئی مراد نہیں بلکہ بعض اور
طبری نے کہا دونوں میں اختیار ہے جسے چاہے کرے اور اہل لفت کے نزدیک احفاء کا
معنی جزر سے اکھیزنا ہے اس طرح نہ کہ کا معنی بھی بال دور کرنے میں مبالغہ کرنا ہے
چونکہ سنت سے دونوں چیزیں ثابت ہیں لہذا کوئی تعارض نہیں قص میں بعض کا ختم کرنا
اور احفاء میں سب کو ختم کرنا اور دونوں ہی ثابت ہیں اور امام عسقلانی نے دونوں میں
اختیار کو ترجیح دی ہے کہ دونوں ہی احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں اسی طرز امام سیوطی
نے تحقیق کی ہے (مرقات ص ۲۸۹ ج ۸)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں

اَنَّهُ اَهَادِيَّةَ مِنْ قُصٍّ هُوَ نَسَائِيٌّ نَّزَّلَ عَلَيْهِ حَلْقٌ اَوْ تَقْصِيرٌ رَوَاتٌ كَيَا مُسْلِمٌ نَّزَّلَ جُزًّا اَوْ قُصًّا

روایت کیا امام بخاری نے اس باب میں قص اور اگلے باب میں نجک روایت کیا ہے جن سے مقصود ازالہ میں مبالغہ ہے احفاء کا معنی ازالہ اور استقصاء ہے انہاک کا مبالغہ فی الازالہ ہے اور جز کا معنی اتنا کم کرنا کہ چڑا نظر آئے۔

(ارشاد الساری ص ۳۶۲ ج ۸)

اممہ اربعہ کے مذاہب: امام ابو جعفر احمد طحاوی حنفی فرماتے ہیں امام مالک اور اہل مدینہ قص کو احفاء پر ترجیح دیتے ہیں حق اور احفاء مثلہ جو کہ منوع احفاف کا مسلک:

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں قص پت و کوہ کرنا حسن اور احفاء افضل و احسن ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔

صحابہ کرام: عثمان بن عبد اللہ بن رافع مدفنی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی رافع بن خدیج، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع تمام بیویوں میں احفاء کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی، رافع بن خدیج، سہل بن سعد، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیویوں کا احفاء (بڑوں سے اکھیزتے تھے) کرتے تھے۔

ثیرداثر: عثمان بن ابراهیم حلی (عاملی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ بیویوں کو اتنا کوہ کرتے تھے کوپا کے انہیں نوپتے ہیں۔
(شرح معانی الآثار ص ۳۳۵، ۳۳۶ ج ۲)

امام شافعی: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی سے اس

پارے میں کوئی منصوص شنسی نہیں دیکھی البتہ اسکے اصحاب میں سے جن کو میں نے دیکھا ہے جیسے شش مری اور ربیع وغیرہ کو وہ احفاء کرتے تھے میرے خیال میں انہوں نے آپ کو دیکھ کر یا آپ کے متعلق یہ قول پڑھ کر ہی یہ عمل کرتے ہو گئے۔

اور ابن عربی نے عجیب بات کہی کہ کہ انہوں نے امام شافعی سے نقل کیا "انہی سے مستحب حلق الشادرب" امام شافعی کے نزدیک لوگوں کا موذنا مستحب ہے۔ امام طحاوی نے لکھا ہے امام ابو حنفیہ اور صاحبین (ابو یوسف، محمد) کے نزدیک حلق ہے۔

امام احمد بن حنبل: اقوم نے بیان کیا کہ "وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْفَى
أَحْفَاءَ شَدِيدًا" امام احمد بہت سخت احفاء کرتے تھے۔ اور یہ نص ہے کہ قص سے احفاء افضل ہے۔

کوفیوں کے نزدیک جزو احفاء کا معنی استھان ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں کا معنی لب سے جو لبے ہوں انکا تراشنا اور بعض علماء دونوں کے درمیان اختیار کے قائل ہیں (جو چاہے کرے) امام طبری نے اسکو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور کوفیوں کا قول نقل کیا اور اہل لغت سے نقل کیا کہ احفاء کا معنی استھان ہے۔

پھر طبری نے کہا سنت دونوں امور پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں تعارض بھی نہیں کیونکہ قص میں بعض کا اخذ ہے اور احفاء میں کل کا اخذ لبذا سبھی مختار ہے کہ دونوں احادیث صحیح مرفوعہ سے ثابت ہیں۔

پھر ابن حجر نے یہی طبرانی کے حوالہ سے نقل کیا کہ سر جیل بن مسلم خولاںی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ مصحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو کوتاہ کرتے تھے ابو امامہ با حلی مقدام بن معدی کرب کدنی، عتبہ بن عوف سلمی، جاجج بن عامر تمالی اور عبد اللہ بن بدر رضی اللہ عنہم تھے۔

بیہقی و طبرانی نے عبد اللہ بن ابی رافع کے حوالہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، ابن عمر رافع بن خدنع، ابو اسید انصاری، مسلم بن اکوع اور ابوباقر اپنی بیوی کو خوب تھا کرتے تھے۔ غہکوں کا لحاظ موئذن کی ماتنہ (حدائق الطبری، یہ طبری کی روایت کے الفاظ ہیں)

طبری نے عروہ، سالم، قاسم اور ابو مسلم کی اسناد سے لکھا ہے "انہر کانو پھلقون شواردہم" اپنی بیوی کو موئذن تھے (مختصر فتح الباری ص ۲۸۶ ج ۱۰)

علامہ بدر الدین یعنی حنفی قطراز ہیں

بل يستحب احفاء الشوارب ونراها افضل من قصها كه امام طحاوی نے کہا
دونوں نے کہا احفاء شوارب مستحب ہے بلکہ یہ قص سے افضل ہے فلت اراد بقوله
الآخرون جمهور السلف منہم اهل الكوفة و مکحول و محمد بن
عجلان و نافع مولى ابن عمر و ابو حنيفة و ابو یوسف و محمد
رحمہم اللہ فانہم قالوا المستحب احفاء الشوارب و هو افضل من
قصها و دری ذالک من فعل ابن عمر وابی سعید خدری و رافع
بن خدیج و سلمہ بن اکوع و جابر بن عبد اللہ وابی اسید و عبد
الله بن عمر و ذکر ذالک کلمہ ابن ابی شیبہ باسناد هر یہم
(عمدة القاری ص ۲۳۲ ج ۲۲)

میں کہتا ہوں کہ طحاوی کے قول الآخرون سے مراد جمہور سلف ہیں جن میں سے اہل کوفہ،
مکحول، محمد بن عجلان حضرت ابن عمر کے غلام نافع، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد بھی
ہیں حضرت ابن عمر کے فعل سے ابو سعید خدری، رافع بن خدنع، مسلمہ بن اکوع، جابر
بن عبد اللہ ابو اسید اور عبد اللہ بن عمر سے یہ عمل مروی ہے۔ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے

ساتھ ایک عمل کو روایت کیا ہے۔ (القاری ص ۲۲۷)

اقوال فقہاء:

علام ابوالاسفار علی محمد صاحب نے انفع الوسائل فی متفقّات المأئل میں، اس سوال "لبوں کا تراشناست ہے یا بدعت ہے" کے جواب میں شرح مکلوٰۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری خنی فرماتے ہیں (مرقات ص ۳۰۱) کہ اس میں تمن قول ہیں (نمبرا مکرودہ نمبر ۲)

حرام نمبر ۳ سنت:

حرام اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ کی ایک شعل ہے اور یہ حرام ہے شرح سفر السعادت ص ۲۹۳ اور نووی شرح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) میں ہے یہ امام مالک کا قول ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ مذهب خنی میں لبوں کا موٹڑ نا اسکا افضل ہونا محل تردید ہے اس مذکورہ کتاب کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کو تاد کرنا یعنی قص ہے چنانچہ ہدایہ کی کتاب الحج باب الجنایات میں بھی یہی مذکور ہے۔

لیکن یہ کلام قابل تحقیق ہے کیونکہ فتح القدر شرح ہدایہ ص ۳۳۶ ج ۲ میں ہے صاحب کتاب نے وان اخذ من شابہ فعلیہ طعام حکومۃ عدل (جس سے لبوں سے بال اخذ کئے تو اسی رعایل کے نیصلہ کے مطابق طعام ہے) کہا ہے اور خلق شادیہ (اگر لب موٹڑے) نہیں کہا اس لیے کہ ہمارے کچھ فقہاء فرماتے ہیں اگر لب کا حلق کیا تو دم لازم نہیں آتا کیونکہ یہ داری کا کچھ حصہ ہے لب اور داری ملکر ایک مکمل عضو بنتا ہے اور صرف لب عضو کے چوتھائی حصے سے کم ہیں۔

اس صفحہ پر کچھ آگے رقمطر از ہیں

marfat.com

Marfat.com

صاحبہ دایہ کا حلق کی بجائے اخذ کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود امام طحاوی کا رد ہے حلق سنت نہیں اخذ اور قص سنت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے تینوں ائمہ (ابوحنفہ، ابویوسف اور محمد) کے نزدیک حلق احسن اور افضل ہے اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک قص سنت ہے۔

اور مصنف نے امام محمد کی الجامع الصیغر سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے (قص والا) قص حلق سے عام ہے اس لیے کہ حلق بھی اخذ میں شامل ہے اور جو اخذ میں شامل نہیں اے نتف (نوچنا) کہتے ہیں۔

اگر مصنف کی مراد ہے کثرت استعمال میں قص حلق کو شامل نہیں تو اسے ہم تسلیم نہیں کرتے اگر تسلیم کر بھی لیں تو امام محمد کا الجامع الصیغر میں سنت کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت ہے خواہ تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو اسی لیے بغل کے موذنے کا ذکر کیا اور اس کا سنت ہونا بیان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو مقصود صرف ازالہ ہے جس طرح بھی ازالہ ہو سکے اس پر حکم معین ہو جائیگا۔

باتی رہا ہے کہ حدیث شریف پانچ چیزوں فطرت سے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی تو اس میں قص الشارب کا لفظ ہے تو یہ حلق کے منافی نہیں کیونکہ استعمال میں مبالغہ ہے بخاری و مسلم کی حدیث احفوا الشوارب قطع میں مبالغہ کرنا مقصود ہے جس طرح بھی حاصل ہو یعنی سے ہو یا استرے البتہ استرے سے مبالغہ فی الا زالہ آسان ہے۔

امام طحاوی کا بھی مقصد یہی ہے جس طرح بھی ہوا زالہ میں مبالغہ کرنا ہے اور امثل حرف کے نزدیک قص حلق کو بھی شامل ہے اسکو کہتے ہیں قص الحلاق۔

اور عنایہ شرح ہدایہ علی حاشیہ فتح القدر سخن نکھروں میں ہے کہ بعض متاخرین کے نزدیک

کوتاہ کرنا سنت ہے۔

علامہ بدر الدین عینی ختنی شارح بخاری فرماتے ہیں
امام طحاوی نے احادیث مذکورہ بالا کی روایات کے بعد ان احادیث متعارضہ کے مابین
یوں تطبیق ہو گئی کہ احفاء قص سے افضل ہے پھر باب حلق الشارب عنوان دینا پھر اسکی
طرف مشیر ہے۔ اور احفاء اتنا ہو کہ حلق کی طرح ہو جائے۔ (جس طرح آجکل باریک
میشین کے ذریعے چھوٹے کئے جاتے ہیں اور وہ حلق کی طرح ہی ہو جاتے ہیں) اور
بغارت میں ہے حلق سنت ہے اور باریک کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں حلق قص سے
حسن ہے اور یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے (بنایہ شرح ہدایہ
ص ۳۵۵ ج ۲)

ابن حمام اور صاحب عنایہ کے اقوال معتمدہ تصریح کر رہے ہیں کہ قص بعض فقهاء
احناف کا قول ہے

علامہ ابن نجیم جنکا القب ٹالی ابوحنیفہ ہے شرح کنز میں وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز
ہیں کہ صاحب ہدایہ نے امام محمد کے قول جو کہ الجامع الصغیر میں مذکور ہے سے گمان کیا
ہے کہ کوتاہ کرنا سنت ہے اور امام طحاوی جو کہ حلق کے طرفدار ہیں کا رد کیا ہے لیکن
صاحب ہدایہ کا یہ گمان درست نہیں کیونکہ الجامع الصغیر میں ذری بحث قول میں سب کا
سنت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت اور اسکا حکم بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح بھی
لبوں کے بال دور کرے اور انکار کرے اس میں جنایت ثابت ہو گی (بحر الرائق ص ۱۱۰
ج ۳)

علامہ ابن عابدین شامی ختنی جو کہ مفتی پہ اقوال بیان کرنا اسکا مقصود ہے رقمطراز ہیں ذکر
الطحاوی ان الحلق سے ذنب ذاتک الی العلماء الشافعی (در المختار کتاب الخطر والاباحة

و جاب الاستبراص ۲۸۹ ج ۵) الطحاوی نے ذکر کیا کہ حلق سنت ہے اور اس قول کی نسبت تینوں علماء کی طرف کی ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی کے مطابق امام طحاوی قدوسة العلما، علماء متقدمین سے ہیں مذهب خلق کو سب سے بہتر جانتے ہیں

اور علامہ عبدالمحیٰ لکھنؤی مزید فرماتے ہیں کہ امام طحاوی مجتهد ہیں اور ان کا مرتبہ امام ابو یوسف اور امام محمد سے کم نہیں (نوائی الدین الحسینی فی تراجم الحفییہ ص ۳۶)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

امام طحاوی نے بیان کیا ہوں کا کوتاہ کرنا حسن ہے اور تراشنا افضل و احسن ہے اور امام صاحب اور صاحبین کا قول ہے۔ (عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵ باب الکرامیہ باب نمبر ۱۹)

محمد شمس الدین عینی شرح کنز میں فرماتے ہیں

کہ امام طحاوی فرماتے ہیں ہوں کا حلق (موبدہ) امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت اس حدیث کے مطابق احفوا الشوارب اعفووا اللھی رواہ مسلم (ص ۱۲۹ ج ۱)

لبون میں احفاء کرو اور داڑھیوں کو لمبا کرو (رمزم الحقائق ص ۱۰۲ ج ۱)

امام زیلیعی نے حاشیہ کنز میں حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کو قصص والی حدیث پر ترجیح دی ہے ملاحظہ فرمائیے (حاشیہ زیلیعی علی کنز الاقاق ص ۵۵ ج ۲)

سوال آپکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک حلق افضل ہے جبکہ انہوں نے "شرح معانی الآثار" میں احفاء کو ترجیح دی ہے۔

جواب انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں کتب الکرامیہ کے تحت باب حلق الشارب

قائم کیا ہے۔

اس میں مختلف الفاظ سے متعدد روایات جمع کی ہیں اور تحقیق کے بعد مزید حلق کو حدیث احفاء سے ثابت کیا ہے کیونکہ احفاء کا معنی استعمال ہے جسکا اردو میں معنی ہو گا جز سے انکھیزنا، نیخ و بن کرنا یہ اسی صورت میں ہو گا جب قص میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ حلق کی طرح نمایاں ہو۔

چنانچہ فتح الالفاظ میں ہے احفاء بروت را بسیار گرفتن لبوں کا بہت زیادہ دور کرنا اور بسیار فارسی میں مبالغہ کے لیے آتا ہے امام طحاوی اس مقام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ صحابہ کرام میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے کہ فعل سے نقل کرتے ہیں کہ احفاء اس حد تک ہو کہ غنف (نوچنا) محسوس ہو کہ لوگ گمان کریں کہ ہاتھ کے ذریعہ بغل کے بالوں کی مانند کیا ہوا ہے اور دوسری روایت ہے کہ چڑے کی سفیدی نظر آتی تھی۔ تیری روایت میں اشد احفاء مذکور ہے ان سب میں احفاء حلق کے بالکل مشابہ ہے احفاء اور حلق میں اتنا فرق ہے کہ احفاء پیغمبیر اور مشین کے ذریعہ ہوتا ہے اور حلق استرا اور بلیڈ کے ذریعہ ابن عمر کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی احفاء مذکور ہے جیسا کہ پہلے شرح معانی الآثار، فتح الباری اور عمدۃ القاری کے حوالہ جات میں مذکور ہیں اور قص کو بھی درست قرار دیا ہے اور کہا ہے قص حسن ہے اور تنہا حلق میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ امام طحاوی باب حلق الشوارب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ احفاء میں جو فضیلت ہے وہ قص میں نہیں۔

نیز امام طحاوی نے عقلی دلیل دی ہے کہ حج و عمرہ میں قصر سے حلق افضل ہے اس بنا پر بھی قص سے حلق و احفاء افضل ہونا چاہیے۔

امام ابو داؤد و سیمان بن اشعث نے باب السوک من الفطرة کے تحت ام المؤمنین

حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی ہے عشر من الفطرۃ فص الشارب و اعفاء اللحیۃ (الحدیث) جو پہلے مسلم کے حوالہ سے نقل ہو چکی ہے قص الشارب پر حاشیہ میں عجشی نے فتح الباری سے ابن حجر کے کلام کا خلاصہ پیش کیا ہے اور طبری کے قول کو ترجیح دی کہ اس میں روایات متعددہ پر عمل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں۔ اسی عجشی کہتا ہے کہ ترجیح اسی قول کو ہونی چاہیے کہ اس میں سنت پر محافظت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی اس پر عمل کر لے اور کبھی اس پر اور افراط سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد ص ۹۷ ج ۱ حاشیہ نمبر ۳)

اور صاحب کتاب حدیقۃ الابرار الی طریقہ الاخیار نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔
شرح معانی الآثار کا پورا باب نقل کیا ہے اور بحیط السرخی کا حوالہ دیا کہ اس کے صنوف نمبر ۱۲۷ ج ۵ میں بھی اسی طرح ہے۔ (مترجم نے وہ پہلے نقل کر دیا ہے اور حادیہ کے حوالہ سے ابن حجر کا قول نقل کیا جو مترجم نے فتح الباری کے حوالہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔)

یعنی شرح بخاری اور بنایہ شرح حدایہ کا حوالہ بھی مذکورہ ہو چکا ہے۔

رد المحتار میں علامہ شامی فرماتے ہیں

الختلف في المسنون في الشارب هل هو القص أو الحلق لبوں میں قص (کوتاہ کرنا) سنت ہے یا حلق؟ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض متأخرین کے نزدیک مذهب قص کوتاہ کرتا ہے ملک العداء علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور امام طحاوی نے کہا قص حسن اور حلق احسن ہے اور یہی ہمارے ائمہ کا قول ہے (بحوالہ نہر الفائق) (رد المحتار جدید مطبوعہ ص ۵۵۰ ج ۲)

جلد سادس میں قتل سنت کے تحت لکھتے ہیں

شی علیہ فی الملتقی و عبارۃ السجتبی بعد مادر مز للطحاوی حلقة
سنة ونسبة الى ابی حنینہ و صاحبہ والقص منه حتى يوازی الحرف
الاعلى من الشفہ العلیا بالاجماع ۱۰ (رد المغارص ۲۰۷ ج ۲)

متنی میں اسی طرف کے ہیں اور بھی میں امام طحاوی کی طرف اشارہ کرتے ہونے کیا
سوئٹا سنت ہے اور یہ امام ابوحنینہ اور صاحبین کا قول ہے اور قص کا بالاتفاق معنی ہے
بالوں کو تاہ کرنا اور پرداۓ ہونٹ کا کنارہ نظر آئے اور ظاہر ہو جائے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے اس بارے کوئی نص نہیں دیکھی انکے اصحاب
میں سے مرنی اور بیع کو دیکھا ہے وہ احفاء کرتے تھے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے امام
سے علی ی عمل لیا ہوگا۔

لیکن امام ابوحنینہ اور صاحبین کا ذہب سر اور بلوں کے بارے میں احفاء ای طلاق تقصیر
سے افضل ہے ابو بکر اثرم نے کہا ہے امام احمد کو دیکھا سخت احفاء کرتے تھے۔ الحدیث
الندیہ میں "احفووا الشوارب" حدیث شریف کے تحت رقطراز ہیں
کہ اسی معنی میں انہوںکو الشوارب دوسری روایت ہے اور اس سے مراد "بالغوافی
ازالة ماطال منها حتى يتبين الشفعة تبيانا ظاهرأ ندباؤ فبل وجوباً واما
حلقه بالكلية فشكروه على الإصح عند الشافعية وصح مالك
بدعوة واخذذ الحتفية بظاهر الحديث فسنوا حلقة (ص ۳۹۶ ج ۲) جو
بال ہونٹ پر ظاہر ہوں انکو زائل کرنے میں مبالغہ کروتا کہ ہونٹ بالکل واضح نظر آئے
یہ مستحب ہے اور بعض نے کہا واجب ہے شافع کے نزدیک بالکل موئذنا اصح قول کے
مطابق کرده ہے اور امام مالک نے اسکے بدعت ہونے کی تصریح کی اور احناف نے
ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے سنت کہا۔

سوال عالمگیری میں محیط سے نقل کرتے ہوئے کہاں کے بال موڑنے سنت جس
یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور شرح معانی الآثار میں ہے کوتاہ کرنے سے
حسن اور احفاء احسن اور افضل ہے اور یہ ہمارے ٹینوں ائمہ کا قول ہے۔

جواب تنقیح الحادیہ میں ہے امام اعظم فرماتے تھے کہ احفاء قصیر سے افضل ہے اور
عدهۃ القاری میں ہے احفاء قص سے افضل ہونے کی وجہ سے امام طحاوی نے باب طق
الشارب سے تعبیر کیا ہے اور اس میں فرمایا جہاں وہ سلف احفاء الشارب کو کوتاہ سے افضل
ہے (الی آخرہ) یعنی علی الحدایہ میں (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) طلق سنت اور کوتاہ
کرنا حسن ہے اور محیط میں ہے کہ قص سے طلق احسن و افضل ہے بھی ہمارے ٹینوں
ائمہ کا قول ہے اور رد المحتار کوتاہ کرنا حسن اور موذنا افضل ہے بھی ٹینوں ائمہ کا قول ہے
حدیقه میں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے احباب نے طلق کو سنت کہا

خلاصہ کلام فتح القدر، بحر الرائق، کفایہ علی الحدایہ، عنایہ علی الحدایہ اور مستحبص
میں ایک ہی قول ہے شارب کا موذنا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ ”یفعله الصوفیہ
وغيرہم“ صوفیائے کرام اور انکے علاوہ لوگ کرتے ہیں بحر الرائق اور فتح القدر
میں پہلے آپکا ہے مقصود بالوں کا زائل کرنا ہے جس چیز سے بھی ہوتی ہو یا استراحت
استرے سے آسانی ہوتی ہے۔

اور اس بیان سے بدائع کی تردید ہو گئی کہ قص سنت ہے طلق نہیں۔

اور احكام المذاہب میں ہے امام اعظم اور صاحبین کا مذہب سر اور بلوں کے بالوں کے
بارے میں احفاء یعنی صن ہے جو کہ قصیر سے افضل ہے اس سے صراحت معلوم ہوتا ہے
کہ مذہب حنفیہ میں کوتاہ کرنا کہ ہونٹ کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور ان کا موذنا

دونوں مشروع ہیں (حدایۃ الابرار ای طریقۃ الاخیارہ ص ۲۷)

نوت: حق کو بدعت کہنا درست نہیں کیونکہ بدعت سے کی اصل نہیں ہوتی قرآن مجید میں اور نہ حدیث نہ ظاہراً اور نہ اشارۃ جب کہ حق کی اصل موجود ہے جیسا کہ نسائی شریف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے "احلقو الشوارب" لبوں کے بالوں کو حلق کرو (کذانی صحیح اور احکام المذاہب) لبوں کے بال موڈنے پر بدعت کا اطلاق کرنا کتب معتبرہ کی تصریحات کے خلاف بھی ہے "ان الشادب مقصود بالحلق كما يفعله الصوفية وغيرهم" (کما فی فتح القدير وبحaranq دغیرہم) جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اور حدیث "لیس من من حلق الشادب" جو لبوں کے بال موڈنے وہ ہم سے ہیں "فتح الباری" میں حافظ ابن حجر فرمایا کہ حق کی نفی میں اس حدیث سے استدلال کرنا غلوت ہے۔

پس اسکو صحیح پر محول کیا جائیگا یا اسکی تاویل ہو گی یا اس پر دیگر احادیث کو ترجیح دی جائیگی۔
حق صاحب! وقت، حال، مکان اور زمان تقاضا نہیں کرتا کہ کچھ لکھا جائے آپ کی شدید خواہش پر جنکف الہ اللہ کی خدمت کیلئے یہ چند سطریں تحریر کی ہیں والباقي عند الباقي ان شاء الباقي۔ باقی انشاء اللہ ملاقات پر وضاحت ہو گی دوسرے یہاں کے باشندے بخوبیت ہیں لله الحمد والمنة على ذلك النعماء والآلاء
و بالخصوص على نعمة الإسلام و متابعة سيد الانام عليه السلام فانه
ملائكة الامر و مدار النجاة و مناط الفوز بالسعادة الأنبوية والا
خرافية ربنا الله سبحانه و آلاما كمر على ذلك

نقیر سیف الرحمن

مسئلہ جزء عالی سبائی

یعنی

شلوار کوٹخوں سے اور پر کھنے کا مسئلہ

تألیف

حضرت مفتی احمد اللہ بین توکیر دی سینی

مسئلہ اسیال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

اسیال کے متعلق احادیث مبارکہ

عَنْ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَوْبَةً خِيلًا لَمْ يَظْرُفْ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سکبر سے کپڑا مبارک کیا تو روز محشر اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَقِّيَّ اِزْارِي
يُسْتَرِّ خَيْرَ الْأَنْوَارِ اِتَّعَاهَدْ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْنَعْ خِيلَاءَ
(بخاری ص ۸۶۰ ج ۲ مسلم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری چادر کی طرف ڈھیلی ہو جاتی ہے مگر یہ بار بار کوٹھش کروں تو حضور علیہ المصطفیٰ و السلام نے فرمایا تو ان میں سے نہیں جو سکبر کی نیت سے کرتے ہیں۔

۱۔ قَالَ مُعَاوِيَةً بْنَ دَثَّارَ قَالَ سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَوْبَةً خِيلًا لَمْ يَظْرُفْ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا سَمِعَ مُعَاوِيَةً قَالَ مَا خُصُّ اِزَارُ وَلَا قِمِيصًا (بخاری ص ۸۶۱ ج ۲)

محارب بن دثار حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ سے بیان مرتبے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نا جس نے تکبر کی وجہ سے کپڑا کھینچا قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے محارب بن دثار سے استفسار کیا کہ چادر کی تخصیص کی؟ انہوں نے فرمایا چادر (تہ بند) تیص وغیرہ سے تخصیص نہیں فرمائی مطلق کپڑے کا ذکر کیا۔

۳- عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال یا یمنظر اللہ یوم القيامہ الی من جرازارہ بطراء (متقدّم علیہ مسلم ص ۱۹۵ ج ۲)

حضرت ابو حریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے تہ بند کو نیچے رکھتا ہے۔

۴- عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یعنی ما رجل یجرازارہ خسف به فهو یتجعل جعل فی الارض الی یوم القيامہ (بخاری ص ۸۶ ج ۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر سے اپنی تہ بند نیچے لٹکاتا ہے دہ زمین میں قیامت تک دھستار ہے گا اس حالت میں کہ اس کی چیزیں لکھتی ہوں گی۔

۵- عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ما اسفل من الكعبین من ازار فی النار (بخاری ص ۸۶ ج ۲ نسائی ص ۲۹۳ ج ۲)

حضرت ابی حریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہ بند (شلوار) کا جو حصہ نہیں سے نیچے ہزوہ دوڑخ میں ہوگا۔

۶- عن سالم عن ابیه عن ابن عمر رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ ﷺ

الاسباب في الاذار والقمع والعمامه من جر ثوبه من الغيلاء لا ينظر الله
الى يوم القيمة (نائل مس ٢٩٥ ج ٢ - ابو داود - ابن ماجه م ٢٦٣)

حضرت سالم اپنے باپ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس باب کی قیمت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(٧) عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال ان الله تعالى لا ينظر
إلى مسبل ازاره (نائل مس ٢٩٣ ج ٢ - کنز العمال م ٣١٥ ج ١٥)

حضرت ابن عباس رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ نے فرمایا
الله تعالیٰ تھے بندوں کا نے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(٨) عن أبي جری جابر بن سليم رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ
ارفع ازاك الى نصف الساق فان ایمت فلی الكعبین واياك واسباب الازار فانها
من المخملة والله لا يحب المخللة (ابوداود م ٢١٥ ج ٢٢ بالفاظ مختلف مصنف ابن
البيهقي م ٢٨ ج ٢)

ابو جری جابر بن سليم رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ نے مختلف وعیتیں
کرتے ہوئے فرمایا تھے بندوں کا نے والے کی طرف کی کبر ہے اور کبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

(٩) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال بينما رجل يصلى مسبلا ازار فقال له
رسول الله ﷺ اذهب فتووض فذهب فتووض ثم سكت عنه ثم قال انه کی يصلی
وهو مسبل ازاره وان الله لا یقبل صلوٰة رجل مسبل (ابوداود م ١٠ ج ٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا یا جاؤ دوبارہ وضو کرو وہ وضو کر کے آیا تو پھر اسے فرمایا جا پھر وضو کر۔ چنانچہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے اسے بار بار وضو کرنے کا حکم کیوں دے رہے ہیں۔ تو حوزی دری خاموشی کے بعد فرمایا کہ یہ شخص اپنی تھہ بند لٹکنوں کے نیچے کر کے نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اللہ تعالیٰ اسے اسے دالے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

(۱۰) عَنْ أَبِي ذِئْنَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَكُلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَدَانُ بِمَا أَعْطَاهُمْ وَالْمَسْبِلُ أَزَارَةً وَالْمَنْفَقَ سَلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ (نسائی ص ۲۹۳ ج ۲)

ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ان اشخاص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ نمبر ۱. دینے کے بعد احسان جتلانے والا۔ نمبر ۲. اپنی تھہ بند لٹکانے والا۔ نمبر ۳. جھوٹی قسم سے اپنے مال و اسباب کو رواج (شهرت) دینے والا۔

(۱۱) عَنْ أَبِي عُمَرْ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي أَزَارِي إِسْتِرْخَاءً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرْفَعُ أَزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زَدْ فِزْدَتْ فَمَا زَلْتَ أَتَحْرَا هَا بَعْدَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيْيَّ أَبِنَ قَالَ إِلَيْيَّ الْأَنْصَافُ السَّاقِينَ (مسلم ص ۱۹۵ ج ۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر اور میری تھہ بند ڈھیلی تھی تو فرمایا تھہ بند اوپنجی کرو عبد اللہ میں نے اوپنجی کی۔ پھر فرمایا زیادہ اوپنجی کرو میں نے اور زیادہ اوپنجی کر لی۔ اس کے بعد کبھی اس سے

نیچی نہیں ہونے دی۔ کسی نے پوچھا کہا تک اونچی کرائی تھی تو عبد اللہ نے فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

(۱۲) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذراة المسلم الى نصف الساق ولا حرج اولا جناح عليه فيما يبينه بين الكعبتين وما اسفل من الكعبتين فهو في النار من جراة بطر الم ينظر الله اليه (ابوداؤ دص ۲۱۲ ج ۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی تہہ بند نصف پنڈلی تک ہوتی اور انہوں سے اور پر تک کوئی گناہ نہیں۔ جو انہوں سے نیچے ہو گی ہیں وہ دوزخ میں ہو گی۔ جس نے تکبر کی بناء پر تہہ بند لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۱۳) عن عكرمة رضي الله عنه راي ابن عباس رضي الله عنه يا تزر فيه ضع حاشيه ازارة من مقدمه على ظهر قدمه ويرفع من من وخره قلت له تاتر هذة الازرة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتر زها (ابوداؤ دص ۲۱۲ ج ۲)

حضرت عکرمه رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تہہ بند باند ہے دیکھا کہ اس کا اگلا حصہ قدموں کو چھوڑ رہا ہے اور پچھلائیوں سے اپر کیا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس طرح باند ہٹنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح تہہ بند باند ہے دیکھا۔

(۱۴) عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما تحت الكعب من الازرة في النار (مصنف ابن أبي شيبة دص ۲۸ ج ۶)

حضرت عائشہ المؤمنہ رضی اللہ عنہا سے مردی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح باند ہٹنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سن اک تھہ بند کا جو حصہ بخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہو گا۔

(۱۵) عن عبد الله بن أبي الهذيل قال سال أبو بكر رضي الله عنه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن موضع الازار فقال مسرق الساق لا خير فيما اسئل من ذلك ولا خير فيما فوق ذلك (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۸ ج ۶)

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابوہذیل سے مردی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام تھہ بند کے متعلق سوال کیا تو فرمایا بخنوں سے نصف پنڈل تک نہ اس سے اوپر باندھنے میں کوئی بھلاکی ہے اور نہ اس سے نیچے کرنے میں کوئی خیر ہے۔

(۱۶) عن مجاهد رضي الله عنه قال كان يقوم من مس ازاره كعبيه لم تقبل صلاته قال و قال زر من مس ازاره الارض لم تقبل له صلاة (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۷ ج ۶)

حضرت مجاهد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی تھہ بند اس کے بخنوں کو مس کرے تو اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ اور فرمایا کہ زر کہا کرتے تھے جس شخص کی تھہ بندز میں کو لگے تو اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔

(۱۷) عن ابن مسعود رضي الله عنه قال دخل شاب على عمر مجعل الشب بشني عليه قال فرأه عمر يجر ازاره قال فقال يا ابن أخي ارفع ازارك فإنه انتي لربك وانتي اثوبك قال فكان عبد الله يقول يا عجب العمران رأى حق الله

عليه فلم يمنعه ما هو فيه ان تكلم به O

حضرت عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت مر

Marfat.com

Marfat.com

پس آکر آپ کی تعریف کرنے لگا۔ آپ نے دیکھا کہ اس کی تہ بند
خون سے بیٹھے ہے تو فرمایا مجھے تہ بند کو اوپر کر لے کہ اس میں زیادہ تقویٰ ہے اور
زیادہ نیامت ہے راوی کہتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تجوب آتا ہے کہ حق کہنے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۸) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال من يأبى هريرة رضي الله عنه فتنى من
لقيش وهو يجر سبله فقال ابن أخي أباى سمعت رسول الله ﷺ يقول من جر ثوبه
من الغيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيمة (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۶ جلد ۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ آپ کے پاس سے ایک قریشی
نوجوان گزر اس کی تہ بند میں اسپال تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میں
نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے تھا ہے کہ جس شخص نے تکبر سے کپڑا کھینچا تو قیامت کو
الله تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

(۱۹) عن ابن مسعود رضي الله عنه ان النبي ﷺ نهى عن جر الازار (ابن أبي
شيبة ص ۲۶ ج ۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہ
بند و خون سے بیٹھے کرنے سے منع کیا۔

(۲۰) عن المغيرة رضي الله عنه بن شعبه قال رأيت رسول الله ﷺ يأخذ
بحجزة سفيان بن أبي سهم ف قال يا سفيان لا تسب ازارك فإن الله لا ينظر
إلى المسلمين (صحیح البخاری ص ۲۵۹ ج ۱۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سفیان بن ابی سہیل کے دامن کو پکڑ کر فرمایا اے سفیان اپنی تہہ بندخنوں سے بچنے کر کہ اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

(۲۱) عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال اخذ رسول اللہ ﷺ عضلہ ساقی فقال لها هنا موغم الازار فأن ایمت فها هنا ولا حق للازار في الكعبین
(صحیح ابن حبان ص ۲۶۲ ج ۲)

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پنڈلی کے موئے حصے کو پکڑ کر فرمایا یہاں باندھ لو کیونکہ مخنوں پر چادر کا حصہ نہیں (مخنوں پر چادر نہ آئے)

(۲۲) دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علامه المناقق تطويل سراويله فمن طول سراويله حتى يدخل تحت قدميه فهد عصى الله ورسوله ومن عصى الله ورسوله ففي النار (کنز العمال ص ۳۱۷ ج ۱۵)
منافق کی ثانی شلوار کو لمبا کرنا ہے۔ جس نے شلوار کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے بیچے آجائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانی کی تو اس کا نہ کانہ آگ ہے۔

(۲۳) عن ایمہ عن صفیہ بنت ابی عبید انہا خبر تھے ان امر سلمہ زوج النبی ﷺ انہا قالت لرسول اللہ ﷺ ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا قالت امر سلمہ اذا ینکشف عنہا قال فذر احلا تزید عليه (موطأ امام مالک ص ۱۰ اے ابو داود ص ۲۱۵ جلد ۲)

عبدالله بن مسلم ائک، ابو مکر، نافع، صفیہ بنت الی عبید ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی میں نے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی اگر بالشت تک دراز کرے تو سر کھلنے کا اندر یہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا کہ ستر تو پھر بھی کھل جائے گا آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھایا جائے۔

(۲۳) عن امر سلمتہ عن النبی ﷺ کہ هذا الحدیث قال ابو داود اور رواہ ابن اسحاق وایوب بن موسی عن نافع عن صفیہ (ابوداود ص ۲۱۵)

امرا حیم بن موسیؑ عبید اللہ نافع سلیمان بن یسراہم سلمہؑ نے رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت کی ہے ابو داود فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن اسحاق اور ایوب نے بواسطہ نافع صفیہ ذکر کیا ہے۔

(۲۴) عن ابن عمر قال رخص رسول الله ﷺ کلامهات المؤمنین فی الذیل شہزادہ فرادہن شہرا فکن یہ سلن الہمافندز لہن فراعا (ابوداود ص ۲۱۵ جلد ۲)

مسدود تکمیلی زید ابوالصدقؑ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے واسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تھی۔ انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپ کی بیویاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے ٹاپ دیتے۔

(۲۵) عن عبد الله رضي الله عنه بن عبيده بن عمر قال قال رسول الله ﷺ لاصحابه ارفعوا ازركم ارفعوا ارفعوا قال فرفعوه الي ركبهم ثم قال

احفظوا احفظوا فخضوها الى انصاف سوهم ثم قال اني رأيت
الملائكة ولباسهم هكذا (مصنف عبد الرزاق ص ٨٢ ج ١١)

حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے فرمایا اپنی چادروں کو اوپنچا کرو۔ اوپنچا کرو تو صحابہ کرام نے اپنے گھٹنوں تک اوپنچی کر لیں پھر فرمایا نیچے کرو نیچے کرو۔ نیچے کرو تو صحابہ کرام نے اپنی نصف پنڈلیوں تک نیچے کر لیں۔ پھر فرمایا میں نے فرشتوں اور ان کے لباس یا ان کی چادروں کو اسی طرح دیکھا۔

(۲۷) عن الاشعث رضي الله عنه بن سليم قال سمعت عمتي محلشت عن عمها قال يعنما انا اهشى بالمدینہ اذا انسان خلفی يقول ارفع از لارک فانه افکی وابقی فالتفت فلذا هو رسول الله ﷺ قلت يا رسول الله ﷺ الماهی بردة ملعاۃ قال امالك فی اسوة فنظرت فلما ازاره الی نصف ساقیه (شامل ترمذی ص ۸) اشعث رضي الله عنه اپنی پھونگی اور وہ اپنے چھا سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں چل رہا تھا کہ بیچھے سے ایک شخص نے مجھ سے کہا ازارا دپ کر لو اس طرح تقویٰ زیادہ اور بقاء زیادہ ہے اور ایک روایت اُنہی ہے طہارت و نفاست زیادہ ہے میں نے بیچھے مرکرد یکھاتو وہ رسول الله ﷺ تھا تھے۔ میں نے مذدرست کی کہ یہ کام کاج کے کپڑے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے میرا طریقہ پسند نہیں؟

(۲۸) عن ایاس بن سلمہ بن اکوء عن ابیه قال کان عثمان یا تزر الی
نصف ساقیہ و قال هکذا از رقصاصبی یعنی النبی ﷺ (شامل ترمذی ص ۸)
یا رضی اللہ عنہ بن سلمہ بن اوعی اپنے باپ سے مردی ہے کہ غفرت خان

عن رضي الله عنه اپنے تہہ بند نصف پنڈلی سکر کھتے تھے اور فرمایا کہ اسی طرح میرے صاحب کی ازار تھی یعنی نبی اکرم ﷺ۔

(۲۹) عن ابی امامہ بنی حماد عن موسی رسول اللہ ﷺ اذ لحقه عمر و بن زدارۃ الانصاری فی حلہ ازار و رداء قد اسیل مجعل رسول اللہ ﷺ یا اخذ بناحیہ قوبہ و بتواضع لله و یقول عبدک و ابن عبدک و امتك حتی سمع عمر و فقال نبی مسیح ﷺ ای حمش الساقین فقال یا عمر و ان اللہ قد احسن کل شی خلقہ یا عمر و ان اللہ الای عب المسبل (الحدیث) (فتح الباری شرح بخاری ص ۲۲۵ جلد ۱۰ بحوالہ المطہر الی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ عمر و بن زدارہ النصاری ازار اور رداء کے لباس میں ملبوس اس حالت میں حاضر خدمت ہوئے کہ ازار (تہہ بند) بخنوں سے بیچتھی۔ نبی اکرم ﷺ اس کے کپڑے کے دامن کو پکڑ کر عاجزی کے ساتھ فرمانے لگے اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا ہے۔ حضرت عمر نے سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں باریک یک چلی پنڈلیوں والا ہوں تو آپ نے جواب دیا اے عمر و بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی بڑی اچھی تحقیق فرمائی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار کا نے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۳۰) عن رجل من بنی اسد ان رسول اللہ ﷺ قال لولا ان فیک الشنتین كنت انت انت قال ان واحدۃ لشکفیہنی قال تسأل ازاراک و تو فر شعرك قال لا جرم والله لا فعل (مسنون امام عبد الرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)

نی اسکے ایک شخص سے مردی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اگر تم میں
دو چیزیں نہ ہوں تو بہت ہی اچھا انسان لگے عرض کیا ایک بھی مجھے کافی ہے فرمایا تمہرے بند
لٹکاتا ہے اور سر کے بال کالوں سے نیچے تک لمبے ہیں عرض کیا مخداداً آئندہ بھی ایسا
نہیں کروں گا۔

(۲۱) عن ام سلمہ زوج النبی ﷺ قالت سفل البنی ملائکہ الہم فهل المثرة فقال
شبرا فقلت فاذَا تبَدَّلْ وَ اقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرْ اعْلَمْ لَا يَرَدُنَ عَلَيْهِ (سنن داری مص ۱۹۱ ج ۴۰)

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ
سے عورت کے دامن کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا ایک بالشت (مرد سے) زیادہ
کرے۔ میں نے عرض کیا پھر تو عورت کے قدم نظر آئیں گے تو فرمایا ایک گز زیادہ لمبا
کرے اور اس سے زیادہ دراز نہ کرے۔

(۲۲) عن العلاء بن عبد الرحمن عن ایہ قال سالت ابا سعید الخدروی عن
الازار فقال انا اخبرك بعلم سمعت رسول الله ﷺ يقول ازارة المؤمن الى
الاصحاف ساقیه لا جناح عليه فيما يشهده وبين الكعبين وما اسفل من ذلك ففي
النار قال ذلك ثلاث مرات لا ينظر الله يوم القيمة الى من جرازارة بطراء
(صحیح ابن حبان ص ۲۶۳ ج ۲۶)

ترجمہ - علاء بن عبد الرحمن اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا ہاں مجھے علم ہے میں نے رسول
ﷺ سے سنا ہے کہ مومن کی ازار نصف پنڈل تک ہے۔ تھنوں تک ولی حرج نہیں اور
جو تھنوں سے نیچے ہے وہ دوزخ میں ہے۔ آپ نے یہ مسمی بار فرمایا "الله تعالیٰ اس شخص

کی ہر فندرست نہیں فرانے گا جو بکبر سے تہہ بندوراز کرتا ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔ حاشیہ ابن حبان)

(۳۳) عن مجاهد قال كان يقول من مس ازاره كعبه لم تقبل له صلاة قال و قال
لدن من مس ازاره الارض لم تقبل له صلوة (مصنف ابن الی شیبہ ص ۲۷ ج ششم)
مجاحد فرماتے ہیں کہ جس کی تبدیلی میں کوئی کام کرے اس کی نماز مقبول نہیں اور
فرمایا زر کا قول ہے جس کی تبدیلی میں کوئی کام کرے اس کی نماز مقبول نہیں۔

(۳۴) عن مسعود انه كان يسئل ازاره فقيل له في ذلك فقال انى رجل
خمس الساقين (مصنف ابن الی شیبہ ص ۲۷)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تہہ بندوراز کرتے۔ آپ سے اس کے متعلق
دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میری پنجی ناگیں ہیں۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ حجر کابن عسقلانی شیخ الباری میں
فرماتے ہیں کہ دیگر صحابہ کرام کی نسبت چادر دراز ہوتی مگر میخون کو سذ کرتی تھی۔

(۳۵) عن خرشیه ان عمر رضی الله عنه دعا بشفارة فرفع ازار رجل عن
کعبه ثم قطع ما كان اسفل عن ذلك قال فكانى انظر الى ذبذبه تسهل
عليه عقبيه (مصنف ابن الی شیبہ ص ۶۹ ج ششم)

خرشیہ سے مردی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیچی منگا کر اس شخص کی نہہ
بندوں جو میخون سے دراز تھی پکڑ کر کاتا ہے۔ روایی کہتا ہے ہتنا حصہ کا ہاگی تعدادہ آج
بھی میری نظروں میں گھوم رہا ہے۔

(۳۶) حضرت ابو سليمان المکتب عن ایوب مارایت علیہ علیہ ازار الا

یحازی الی انصاف ساقیہ

ابو سلیمان المکتب اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا تو ان کی چادر نصف پنڈل تک بندھی ہوتی تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۰ ج ۲)

(۳۷) عن ابی طاوس عن ایہہ قال الازار فوق الکعبین والقمیص فوق الازار الرداء فوق القمیص۔

ابو طاؤس اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا تھا بندخون سے اوپر قیص ازار سے اوپر اور اوپر والی چادر (اور جبہ وغیرہ) قیص سے اوپر ہو۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)

(۳۸) عن عبد الله بن مسلم اخي الزهرى قال رأيت ابن عمر ازاره الى انصاف ساقيه والقميص فوق الازار والرداء فوق القميص (عبدالرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)
امام زہری کے بھائی عبد اللہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے عبد القداد بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی تھے بند نصف پنڈل پر قیص اس سے اوپر ہو اور اوپر والی چادر قیص سے ذرا اوپر ہو۔

(۳۹) عن ابی اسحاق قال رأيت ناسا من اصحابه رسول ﷺ يأتیه تزرون على انصاف سو قهم فذكر اسامه بن زید وابن عمر وزيد وبن ارقم والبراء وبن عازب (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۶۹ ج ششم)

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو دیکھا وہ تھے بند نصف پنڈل تک رکھتے۔ ان میں سے چند صحابہ کرام مثلاً حضرت اسامہ بن زید

لئے عمر زیب میں ارقم اور براء بن عاذب کا نام ذکر کیا۔

(۲۰) عن ابراهیم قال: بوضع الاذار سق الساق (مصنف ابن الیشہ ص ۹۶ ج ششم)

حضرت ابراہیم (تابعی) فرماتے ہیں تھے بند کی جگہ پنڈل کا موٹا حصہ ہے۔ (نصف پنڈل)

(۲۱) عن ابی العلاء قال رایت علیها یا تزر فوق السرة

(مصنف ابن الیشہ ص ۳۲ ج ششم)

ابوالعلاء کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو دیکھا کہ ناف کے اوپر تھے
بند باند ہتھ تھے۔

(۲۲) عن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ازواجه النبی ﷺ رخص لہن فی
الدین فراع فکن یناتھینا فندر علہن بالقصب ذراعا

(مصنف ابن الیشہ ص ۳۷ ج ششم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ازدواج مطہرات رضوان اللہ
علیہم کو دامن میں ایک گز کی زیارتی کی اجازت تھی پس وہ ہمارے پاس تشریف لاتی
تو ہم انہیں کانے سے گز کی پیائش کر دیتے۔

(۲۳) عن الحسن ان النبی ﷺ شبرا الفاطمه شبرا ثم قال هز اقدر ذلیک

(بن الیشہ ص ۳۷ ج ۶)

حضرت حسنؑ سے مردی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ
عنہا کے لئے ایک بالشت کی پیائش کی پھر فرمایا ”یہ تیرے دامن کی مقدار ہے۔“

اقوال محمد شیعی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "لحاظات" میں فرماتے ہیں

ازار کے اس بال میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔ اس بارے میں وعید شد یہ
بھی بیان ہوئی ہے یہاں تک کہ وضو اور نماز کے اعادہ کا حکم بیان ہوا ہے (جیسا کہ
حدیث نمبر ۹ میں ہے) اور احادیث مبارکہ میں نصف شعبان کی بہت فضیلت بیان
ہوئی کہ اس میں سبب کی مغفرت ہو جاتی ہے مگر لعنت سمجھنے والے۔ شراب کشید
کرنے والے۔ اور اس بال والے کی مغفرت میں اس رات میں بھی نہیں ہوتی اور
اس بال میں تحقیق یہ ہے کہ یہ تمام کپڑوں میں ہے (جیسا کہ حدیث نمبر ۴ میں فرمایا
) یعنی جو قدر حاجت اور مقدار سنت سے زائد ہو وہ اس بال ہے۔ ازار کی تخصیص اس
لیے ہے کہ اس میں بکثرت اس بال والے ہوتے ہے کیونکہ زمانہ نبوت میں لباس اکثر
رداء اور ازار (اوپر والی چادر اور تہہ بند) پر مشتمل تھا حالانکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی حدیث میں فرمایا کہ اس بال ازار اور قیص میں ہے جس نے ان کو لباس کیا تکبر
کی وجہ سے (الحمد لله) اور دوسری حدیث ابن عمر عتیقی سے مردی ہے اس میں مطلق
ٹوب (کپڑے) کا ذکر ہے۔ ازار میں اصل اور عزیت یہ ہے کہ نصف پنڈلی
تک ہو کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کی ازار اسی طرح تھی اور ارشاد بھی فرمایا کہ مومن کی
ازار نصف پنڈلی ہے۔ گنون سے اوپر تک رکھنا اس میں رخصت ہے جیسا کہ فرمایا
جو گنون سے نیچے ہو گی اپس وہ حرام ہے۔ جپ اور قیص کا بھی بھی حکم ہے۔ قیص کے
بازوں میں یہ حکم ہے کہ گنون تک ہوں۔ عالمہ میں اس کا شاملہ وغیرہ نصف کرے

زاکرہ ہونا اسیال میں شمار ہوگا اور عذپ کا اس سے نیچے ہونا اور زائد ہونا بہت اور حرام ہے۔ آج کل ججاز کے بعض شہروں میں لمبائی کا روانج پڑ گیا ہے یہ سنت کے خلاف اور اسراف ہے جو مال ضائع کرنے کا موجب ہے۔

پس ان میں سے جو بطریق تکمیر و خیلاء و بطر کے زائد اور اسیال ہو گا وہ حرام ہے جو بطور عرف و عادت کے ہو اور قوم کا شعار میں جائے۔ وہ حرام نہیں البتہ اسراف کی بنا پر اس میں کراہت ضرور ہے مادور عورتوں کے حق میں ستر کی وجہ سے مردوں سے ایک بالشت سے ایک گز تک لمبار کھانا مستحب ہے۔ جیسا کہ امام سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (حدیث نمبر ۲۳) میں ہے۔ (المعات۔ بحوالہ حاشیہ نمبر ۱۲ بن ملکہ ص ۱۲۶۳ اشاعت

المعات ص ۵۳۷ ج ۳)

این عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
مرد کو جائز نہیں کہ اس کا کپڑا مخنوں سے نیچے ہو اور نہ اس کو کہنا جائز ہے کہ
”میں تکمیر کی نیت ہے نیچے نہیں رکھتا“ کیونکہ الفاظ کے اعتبار سے نبی اس پر مشتمل ہے۔ جہاں لفظ نبی شامل ہو وہاں اس کی تعلیل بیان کرنا دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ دامن کا لمبا کرنا تکمیر پر دال ہے (حاشیہ بخاری ص ۲۸۶ ج ۲)

طابا بن ججر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اسیال جرثوب کو سلزم ہے اور جرثوب تکمیر کو سلزم ہے۔ جس کی تائید احمد بن نسیع کی حدیث میں ہے۔ جوابِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ درمیان حدیث کے فرمایا چادر لبی کرنے سے فی کہ یہ تکمیر سے ہے (حدیث نمبر ۸)۔ نیز اس میں اسراف بھی پایا جاتا ہے۔ جو حرام ہے۔ پھر اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔ جیسا

کہ حدیث جس کو حاکم نے متدرک میں صحیح کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے۔ نیز اس صورت میں کپڑے کے نجس ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے اور اسحال میں تکبر کا گمان پایا جاتا ہے۔

(محلصاً حاشیہ بخاری شریف ص ۲۶۱ جلد دوم فتح الباری ص ۲۲۵ جلد ۱۰)

پھر فرمایا ہم نے اس بارے میں روایت کیا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے چادر لٹک کر مخنوں سے نیچے ہو جانے کے بارے میں اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے رخصت عطا کرتے ہوئے فرمایا تو ان میں سے نہیں کوئی کہ آپ ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طہارت بالطفی کو جانتے تھے۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ خیلاء دیکھ سے نہیں لٹکاتے بلکہ کمزور کار بحیف بدن ہو جانے کی وجہ سے چادر مضمبوط نہیں رہتی تھی بلکہ ذہیل ہو جایا کرتی تھی تو آپ نے ان کو رخصت عطا فرمائی اور ان کا اغفار قول فرمایا

(معالم السنن ص ۱۹۵ جلد ۲۷، بحوالہ فیض الباری ص ۲۳۲ جلد ۳)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سوال کرتا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے نبی کو عموم پر محمول کیا تھا ورنہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ بھی احباب کا مسلک ہے کہ خیلاء تو بذات خود ممنوع ہے اور جرثوب ہمارے نزدیک مطلقاً ممنوع محلہ کے ساتھ مخصوص نہیں جیسا کہ شوانع مخصوص کرتے ہیں۔ (فیض الباری ص ۲۳۲ جلد ۳)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قیص اور ازار میں نصف پنڈلی تک رکھنا مستحب ہے۔ اور مخنوں تک بلا

کراہت جائز ہے۔ بالجملہ قدر حاجت اور لباس میں معاد سے زائد مکروہ ہے اور ظاہر ہے عادت سے مراد عادت شری ہے۔ امن عسا کر کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ میں خون سے اور رکھتے اور الگیوں والی جانب بازو دہراہت تھے۔

(مرقات ص ۲۳۹ جلد ۸)

مولانا عبدالحی لکھنؤی فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ میرک نے کہا بعض احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اسے اسال کی حرمت تکبر کی بنا پر ہے اور بعض علمائے فرمایا کہ بعض دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق اسے حرام ہے خواہ تکبر ہو یا نہ ہو جیسے بخاری کی حدیث الدہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جو خون سے نیچے ہوں وہ آگ میں ہے اور حدیث ہے ”بے شک ازار لٹکانے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا“ اور حدیث شریف ہے کہ ازار کا کھینچنا تکبر سے ہے۔

پس کپڑے کا لبا کرنا (خون سے نیچے ہو جائے) مطلقًا منوع ہوا اگرچہ تکبر کی وجہ سے اشد کراہت ہے (حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

دوسرے مقام پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اسے جو مباح فرمایا ہے وہ صرف ضرورت کے تحت اجازت دی ہے کیونکہ دامن کے ذمیلا کرنے سے منع کرنے کے بعد جو عورت کو اسے اسال کا حکم دیا ہے وہ صرف انتی مقدار کے جس سے وہ اپنا ستر قائم رکھ سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شلووار اور چادر وغیرہ کو خون سے اور رکھنا واجب اور نیچے کرنا حرام ہے (حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

اقوال فقہائے کرام

علامہ ابن عابد میں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تکرہ للرجال السراويل التي تعم على ظهر القدموس عتابہ (رد المحتار ص ۲۵۱ جلد ۶)
مردوں کے لیے شلوار لمبا کرنا کہ جس سے پانچھے پاؤں کو سکریں مکروہ ہے۔
علامہ زین الدین ابن حجیم نے بھی سمجھا کہا ہے (بحر الرائق ص ۱۹۰ ج ۸)
فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ پردوں میں تفصیر سنت ہے اور ازار و قیص میں اسیال
بدعت ہے۔ مردوں کے لیے نصف پنڈلی تک سراويل و ازار وغیرہ ہونی چاہیئے۔
(فتاویٰ عالمگیری ص)

رائم المحروف عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا احادیث میں بطور تکبر دامن کو لمبا
کرنے سے بعض میں منع فرمایا اور بعض میں مطلقًا منع فرمایا ہے۔ اور فقہائے کرام
نے مطلق کو مقید پر محول کرتے ہوئے فرمایا صرف تکبر سے دامن لمبا کرنا حرام ہے اور
بغیر تکبر کے مکروہ ہے۔

صوفیائے کرام خصوصاً حضرات نقشبندیہ رخصت کی بجائے عزیت پر عمل
کرتے ہیں۔ بدعتات کی جگہ سنن پر عمل خواہ غیر موكدہ اور سنن عادیہ ہی کیوں نہ ہوں
عمل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ جو عمل رسول پاک ملتی ہے نے کیا ہو خواہ زندگی میں
ایک بار ہی کیا ہوا اس پر عمل کرنا ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے اس مباح عمل سے جسے آپ
نے نہ کیا ہو بشرطیکہ بعد میں اس کا عکس ثابت نہ ہو یا ممانعت نہ آئی ہو تکبر چونکہ غیر
محسوس صفت رذیلہ ہے جب تک مومن کافر نفس مطمئن نہ ہو جائے کسی نہ کسی صورت

میں موجود رہتا ہے اس لیے نفس مطمئن ہونے سے قبل انسان کا کہنا کہ
میں بکری وجہ سے شخے نیچے شلوار نہیں رکھتا وہی بلادیل ہے۔ نیز صحابہ کرام اور خود نبی
اکرم ﷺ کے پاس اگر کوئی ایسا شخص آتا جس کی شلوار یا تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوتی تو
اے اور پر کرنے کی ہدایت فرماتے بلکہ حضرت عمر بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا عذر بھی
حضور اقدس ﷺ نے قبول نہ فرمایا

حضرت ایشت رضی اللہ عنہ بن سلیم کے دادا کو فرمایا کہ کیا میر اطريقہ تجویز ہے پسند
نہیں؟ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شلوار کے پانچ ٹخنوں سے نیچے رکھنے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناپسند تھے۔ تو جیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ناگوار ہواں کو
اختیار کرنے سے مسلمان کو گزین کرنا چاہیے نہ کہ اس پر اصرار کیا جائے اور بالخصوص
علمائے کرام کو تو عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

شیخ الشافعی خواجہ ہمایوں ہاروی کا محفوظ جو آپ کے خلیفہ اکبر حضرت سیدنا ہند
الوالی خواجه معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ نے جمع کیا نقل کیا جاتا ہے تاکہ واضح
ہو جائے کہ صوفیائے کرام کس طرح اس کا اہتمام کرتے تھے۔

مجلس نمبر ۲۶

شلوار کے پانچ دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے
فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے
فرمایا کہ شلوار کا پانچ دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ اور جو شخص شلوار کا پانچ دراز
کرتا ہے اور پاؤں کے نیچے تک لکاتا ہے تو ایسا شخص خدا اور اس کے رسول ﷺ کا
نافرمان ہے پھر فرمایا جو شخص شلوار کے پانچ داں قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے

یک لٹکے تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت سمجھتے ہیں اور اس کے بدن کے
ہر بال کے بد لے دوزخ میں اس کے لئے ایک مکان تیار ہوتا ہے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ، نے فرمایا جو لمبا تمہند باندھتا ہے وہ منافق ہے اور جو اپنی آسمیں دراز کرتا
ہے وہ لعنتی ہے نیز حضرت ہارونی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں فضول
خرچی نہ کریں کیونکہ رسول خدا ﷺ نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع
فرمایا ہے اور دوچیزوں کے بد لے عذاب ہوگا۔ کفن زیادتی دوسرا پا بچا دراز کرنے
سے۔ الحمد للہ علی ذالک

راثم المروف

احمد الدین سیفی تو گیردی غنی عن اقصیں

لطف
کے باعے
پہلی بھین

مناظرہ دو ہمیشان

صلال
طائیق شیرینی کی وجہ پر
شہر انصاف

دہ (حوال و حواب)

صالح عالم شریف

اقسام وجد

کیا دوست
بیت
چاڑھے

قصور مجید الف ہال ہمیشان

عدا مصطفیٰ

ابن سلم الخ

لطف ایسا

حاضر و ناظم جمیون

مجد عصر چاہر شاہ

شہنشاہ خراسان

او او اکٹھاں

معجزات
سیفی

حفل

غرضت
علم زبان